Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون ۴۲۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

الفضل روزنامہ ربوہ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

یوم جمعرات

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت ۲۵ پیسے

جلد ۶۴/۲۹ | ۱۱ ربیع الثانی ۱۳۹۵ھ ۔ ۲۴ شہادت ۱۳۵۴ھش ۔ ۲۴ اپریل ۱۹۷۵ء | نمبر ۹۱

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

مامور کی باتوں سے وہی فائدہ اُٹھا سکتا ہے جو دیکھنے والی آنکھ سننے والا کان اور سمجھنے والا دل رکھتا ہو

ایک ہی مٹی سے ابوبکرؓ اور ابوجہل پیدا ہوئے ایک صدیق کہلایا اور دوسرا ذریّتِ شیطان

"مکہ کی مٹی ایک ہی تھی جس سے ابوبکر (رضی اللہ عنہ) اور ابوجہل پیدا ہوئے مکہ وہی مکہ ہے جہاں اب کروڑوں انسان ہر طبقہ اور درجہ کے دنیا کے ہر حصے سے جمع ہوتے ہیں اسی سرزمین سے یہ دونوں انسان پیدا ہوئے جن میں سے اوّل الذکر اپنی سعادت اور رُشد کی وجہ سے ہدایت پا کر صدیقوں کا کمال پا گیا اور دوسرا شرارت، جہالت، بے جا عداوت اور حق کی مخالفت میں شہرت یافتہ ہے۔

یاد رکھو! کمال دو ہی قسم کے ہوتے ہیں ایک رحمانی دوسرا شیطانی۔ رحمانی کمال کے آدمی آسمان پر ایک شہرت اور عزت پاتے ہیں اسی طرح شیطانی کمال کے آدمی شیاطین کی ذرّیت میں شہرت رکھتے ہیں۔

غرض ایک ہی جگہ دونو تھے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کسی سے کچھ فرق نہیں کیا جو کچھ حکم اللہ تعالیٰ نے دیا وہ سب کا سب یکساں طور پر سب کو پہنچا دیا مگر بدنصیب بدقسمت محروم رہ گئے اور سعید ہدایت پا کر کامل ہو گئے۔ ابوجہل اور اسکے ساتھیوں نے سینکڑوں نشان دیکھے انوار و برکاتِ الٰہیہ کا مشاہدہ کیا مگر ان کو کچھ بھی فائدہ نہ ہوا۔

اب ڈرنے کا مقام ہے کہ وہ کیا چیز تھی جس نے ابوجہل کو محروم رکھا۔ اس نے ایک عظیم الشان نبی کا زمانہ پایا جس کے لئے نبی ترستے گئے تھے حضرت آدم علیہ السلام سے لیکر آخر تک ہر ایک کی تمنا تھی مگر انہیں وہ زمانہ نہ ملا۔ اس بدبخت نے وہ زمانہ پایا جو تمام زمانوں سے مبارک تھا مگر کچھ فائدہ نہ اُٹھایا۔ اس سے صاف ظاہر ہے اور خوف کا مقام ہے کہ جبتک اللہ تعالیٰ کو دیکھنے والی آنکھ نہ ہو اسکی سننے والا کان نہ ہو اور اسکے سمجھنے والا دل نہ ہو کوئی شخص کسی نبی اور مامور کی باتوں سے کچھ بھی فائدہ نہیں اُٹھا سکتا ۔۔۔ یہ تجربہ کیا گیا ہے کہ سوال کرنیوالے بہت کم ہدایت پاتے ہیں ہاں حسنِ ظن اور صبر سے کام لینے والے ہدایت سے پورے طور پر حصہ لیتے ہیں اس کا نمونہ ابوبکرؓ اور ابوجہل دونو موجود ہیں۔" (ملفوظات جلد دوم صفحہ ۱۶۴-۱۶۵)

اخبار احمدیہ

ربوہ ۲۴ شہادت۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کی مرسلہ آج صبح کی اطلاع یہ ہے کہ:

کل اللہ تعالیٰ کے فضل سے بخار نہیں ہوا البتہ کمزوری باقی ہے۔ انفیکشن کا بھی ابھی کچھ اثر ہے

احبابِ جماعت خاص توجہ اور درد و الحاح سے دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور حضور کی عمر میں بہت برکت دے۔ آمین

ربوہ ۲۴ شہادت۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے نسبتاً بہتر ہے۔ محترم نواب محمد احمد خان صاحب کی طبیعت تا حال ناساز ہے۔

احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ حضرت سیدہ مدظلہا اور آپ کے فرزند اکبر محترم نواب صاحب موصوف کو کامل شفا عطا فرمائے۔

ربوہ ۲۴ شہادت۔ حضرت سیّدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی نے مطلع فرمایا ہے کہ صاحبزادہ مرزا نعیم احمد صاحب کی طبیعت پہلے سے بہتر ہے ڈاکٹروں نے انہیں ہسپتال سے گھر جانے کا مشورہ دیا ہے

احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ انہیں کامل صحت عطا فرمائے۔ آمین

ربوہ ۲۴ شہادت۔ فجی سے اطلاع موصول ہوئی ہے کہ محترم مولوی غلام احمد صاحب فرخ مبلغ فجی چند روز سے بخار اور ذیابیطس کی وجہ سے بیمار ہیں بندش پیشاب کی تکلیف بھی ہے۔ وہ اپریشن کے لئے ہسپتال میں داخل ہیں۔

احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ انہیں کامل شفا عطا فرمائے اور زیادہ سے زیادہ خدمتِ دین کی توفیق عطا فرمائے۔ (نائب وکیل التبشیر۔ ربوہ)

محترمہ ڈاکٹر فہمیدہ صاحبہ آف فضل عمر ہسپتال ربوہ کچھ عرصہ سے بیمار ہیں۔ پیٹ میں درد کی تکلیف رہتی ہے۔ روزانہ بخار ہو جاتا ہے اور تمام ہڈیوں اور ٹانگوں میں درد رہتا ہے خاص طور پر جو ہڈیاں حادثہ میں ٹوٹ گئی تھیں ان میں رات کو شدید درد ہوتا ہے۔

احبابِ جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے محترمہ ڈاکٹر صاحبہ کو صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے آمین

مکرم چوہدری مبارک مصلح الدین صاحب وکیل المال ثانی تحریک جدید کو اللہ تعالیٰ نے ۲۲۔ اپریل ۱۹۷۵ء کو تیسرا فرزند عطا فرمایا ہے جو ان کا پانچواں بچہ ہے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے نومولود کا نام مجید الدین رکھا ہے۔ نومولود محترم صوفی غلام محمد صاحب ناظر بیت المال (خرچ) کا پوتا اور محترم صوبیدار غلام رسول صاحب ستو آئیسر شوگر ملز منڈی بہاؤالدین کا نواسہ ہے۔ احبابِ جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے نومولود کو صحت و عافیت کے ساتھ عمر دراز عطا کرے اور والدین کیلئے اسے قرۃ العین بنائے۔ آمین

ارشاد حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز

"لازمی چندہ جات لازمی ہیں بہرحال آپ کو ادا کرنے چاہئیں"

(ناظر بیت المال آمد۔ ربوہ)

پبلشر: مسعود احمد۔ پرنٹر: سید عبدالحی۔ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ۔ مقامِ اشاعت: دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ ربوہ
الفضل
مورخہ ۲۴؍شہادت ۱۳۵۴ھ
۲۴؍اپریل ۱۹۷۵ء

خدائی جماعتوں کا مخصوص طریقِ کار

عام دنیوی جماعتوں اور خدائی جماعتوں کے طریقِ کار میں زمین و آسمان کا فرق ہوتا ہے۔ عام دنیوی جماعتیں تو کامیابی حاصل کرنے کیلئے ہر قسم کے حربے استعمال کرنے اور تمام جائز و ناجائز طریقے اختیار کرنے میں کوئی مضائقہ نہیں سمجھتیں۔ ضرورت پڑنے پر وہ جھوٹ بھی بول لیتی ہیں، مکر و فریب سے بھی کام لے لیتی ہیں اور منافقت بھی کر جاتی ہیں۔ الغرض ان کا مقصد ہر قیمت پر کام نکالنا اور کامیابی حاصل کرنا ہوتا ہے اور وہ اس میں کوئی کسر اٹھا نہیں رکھتیں۔ لیکن خدائی جماعتیں ایسا کبھی نہیں کرتیں اور نہ کر سکتی ہیں کیونکہ ان کا مقصد دنیا سے برائی کو مٹانا اور نیکی کو قائم کرنا ہوتا ہے۔ وہ کسی ناجائز کام یا حربے کے قریب نہیں جاتیں۔ اور اگر بفرضِ محال وہ ایسا کوئی طریق اختیار کریں بھی تو کبھی کامیاب نہیں ہو سکتیں کیونکہ اس طرح وہ خود اپنے مقصد کو فوت کرنے والی ثابت ہوں گی۔

اسی لئے خدائی جماعتیں ایک مخصوص طریقِ کار کی پابند ہوتی ہیں۔ وہ اس مخصوص طریق کار کو کبھی ترک نہیں کرتیں۔ وہ جو کام بھی کرتی ہیں اور جو قدم بھی اٹھاتی ہیں اس مخصوص طریق کار کے مطابق ہی اٹھاتی ہیں اور اس مخصوص طریق کار میں ذرا بھر بھی فرق نہیں آنے دیتیں۔ اس مخصوص طریق کار کی کماحقہٗ پابندی میں ہی ان کی تمام تر ترقی اور کامیابی کا راز مضمر ہوتا ہے۔ وہ طریقِ کار کیا ہے؟ اسے اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید کی ایک مختصر سی آیت میں بیان فرمایا ہے اور مومنوں کو یہ امر ذہن نشین کرایا ہے کہ ان کی کامیابی اس مخصوص طریق کار پر دل و جان سے عمل پیرا ہونے کے ساتھ ہی وابستہ ہے چنانچہ اللہ تعالیٰ مومنوں کو مخاطب کرتے ہوئے فرماتا ہے:۔

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا ارْكَعُوْا وَاسْجُدُوْا وَاعْبُدُوْا
رَبَّكُمْ وَافْعَلُوا الْخَيْرَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ۚ (الحج آیت ۷۸)

ترجمہ:۔ اے مومنو! رکوع کرو اور سجدہ کرو اور اپنے ربّ کی عبادت کرو اور نیک کام کرو تاکہ تم اپنے مقصد کو پا لو۔

اس مختصر سی آیت میں مومنوں کو چار باتوں کا حکم دیا گیا ہے اور وہ ہیں (۱) رکوع (۲) سجدہ (۳) اپنے رب کی عبادت (۴) نیک کاموں کی بجا آوری۔

اللہ تعالیٰ نے ان چار باتوں کو مومنوں کے لئے حصولِ مقصد میں کامیابی کا ذریعہ قرار دیا ہے۔ لیکن جب ہم ان پر نگاہ ڈالتے ہیں تو پہلی دو باتوں یعنی رکوع اور سجدہ کا علیحدہ ذکر بظاہر عجیب معلوم ہوتا ہے کیونکہ یہ دونوں باتیں از خود پہلے ہی سے تیسری بات یعنی عبادت میں شامل ہیں۔ رکوع اور سجدہ عبادت کا حصہ ہیں۔ جب خدا تعالیٰ نے یہ فرمایا ہے کہ اپنے رب کی عبادت کرو تو اس میں رکوع کرنے اور سجدہ کرنے کا حکم بھی شامل ہے اس لئے بظاہر رکوع کرنے اور سجدہ کرنے کا علیحدہ علیحدہ حکم عجیب سا معلوم ہوتا ہے۔ اس سے سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہ استدلال کیا ہے کہ رکوع اور سجدہ کا عبادت کے علاوہ علیحدہ حکم دینا ظاہر کرتا ہے کہ یہاں رکوع سے وہ رکوع مراد نہیں ہے جو نماز میں کیا جاتا ہے اور اسی طرح سجدہ سے مراد وہ سجدہ نہیں ہے جو نماز میں از خود شامل اور اس کا ایک ضروری جزو ہے۔ آپ نے تفسیر کبیر میں رکوع اور سجدہ کے لغوی معنوں کی رو سے ثابت فرمایا ہے کہ رکوع سے مراد اللہ تعالیٰ کی طرف جھکنا، اُسے ہی اپنا سہارا اور کارساز بنانا ہے اور اسی طرح سجدہ سے مراد اللہ تعالیٰ کی کامل فرمانبرداری اور اطاعت اختیار کرنا ہے۔ اس لحاظ سے اس آیۂ کریمہ میں مومنوں کو جن چار باتوں کا حکم دیا گیا ہے وہ یہ ہیں کہ اے مومنو! **اوّل** تم اللہ تعالیٰ ہی کو اپنا سہارا اور کارساز بناؤ اور کامل بھروسہ اُسی پر رکھو **دوم** تم اللہ تعالیٰ کی کامل فرمانبرداری اختیار کرو اور اُس کے جملہ احکام جو اُس نے تمہیں دیئے ہیں پوری مستعدی سے بجا لاؤ۔ **سوم** تم اپنے رب کی عبادت کرو اور اس کے سوا کسی کو لائقِ پرستش نہ سمجھو اور **چہارم** تم محض عبادت کو ہی اپنے لئے کافی نہ سمجھو بلکہ دوسرے کام جو عام انسانوں کی بھلائی اور خیر خواہی سے تعلق رکھتے ہیں انہیں بھی پوری مستعدی سے بجا لاؤ۔

پس وہ مخصوص طریقِ کار جس کے ساتھ مومنوں کی فلاح یعنی تمامتر کامیابی وابستہ ہے یہ ہے کہ وہ اللہ ہی کو اپنا سہارا اور کارساز بناتے ہیں اور اُسی پر ان کا توکّل ہوتا ہے۔ پھر وہ اللہ تعالیٰ کے کامل فرمانبردار اور اطاعت گزار ہوتے ہیں۔ مزید برآں وہ پورے حضورِ قلب کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی عبادت میں مشغول رہتے ہیں۔ اور اسی طرح وہ مخلوقِ خدا کے سب سے بڑھ کر ہمدرد اور خیر خواہ ہوتے ہیں اور ان کی ہمدردی اور خیر خواہی کا کوئی موقع ہاتھ سے جانے نہیں دیتے۔ وہ جو کام بھی کرتے ہیں اور غلبۂ حق کے سلسلہ میں جو قدم بھی اٹھاتے ہیں اپنے اس مخصوص طریقِ کار کی روشنی میں ہی اُٹھاتے ہیں اور اس میں سرِمُو فرق نہیں آنے دیتے۔ ان کا یہ طریقِ کار ہی ان کی ترقی کا ضامن ہوتا ہے اور اس پر عمل پیرا ہونے کے نتیجہ میں ہی وہ سُرخرو اور فائز المرام ہوتے ہیں۔

جماعتِ احمدیہ بحمد اللہ تعالیٰ ایک خدائی جماعت ہے جسے اللہ تعالیٰ نے اس آخری زمانہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فرزندِ جلیل سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ احیاء و غلبۂ اسلام کی غرض سے قائم فرمایا ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی توفیق سے مومنوں کے مذکورہ بالا مخصوص طریقِ کار پر اوّل دن سے عمل پیرا ہے اور بفضل اللہ تعالیٰ احیاء و غلبۂ اسلام کے مقصد میں ایک کامیابی کے بعد دوسری کامیابی سے ہمکنار ہوتی چلی آرہی ہے اور اس مخصوص طریقِ کار پر عمل پیرا رہنے کے نتیجہ میں وہ دن بھی جلد آئے گا جب اس جماعت کے مجاہدانہ کارناموں کے ذریعہ اسلام کے پوری دنیا میں غالب آنے سے تمام قومیں اور تمام بنی نوعِ انسان آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے تلے آ جمع ہونگے۔ یہ خدائی تقدیر ہے جس کے بروئے کار آنے کو دنیا کی کوئی طاقت روک نہیں سکتی۔

سرمایۂ عشق

بزرگ و برتر و اعلیٰ تری جناب میں ہے
وہ ایک دل جو محبت کے پیچ و تاب میں ہے
سُنا ہے درج یہی عشق کی کتاب میں ہے
سکون غم میں ہے، تسکین اضطراب میں ہے
وہ عشق جس پہ کہ کرتے ہیں ناز ہم دونوں
مرے عمل میں ہے زاہد، تری کتاب میں ہے
خدا گواہ کہ ہرگز مسرتوں میں نہیں
وہ ایک لذتِ پیہم جو اضطراب میں ہے
جنابِ صوفی و مُلّا کو کیا خبر اُس کی
جو عشق میرے دلِ خانماں خراب میں ہے
ترے لبوں میں جو رکھی ہے دستِ قدرت نے
ہے قند ہی میں وہ لذت، نہ شہدِ ناب میں ہے
مجھے ہوئی ہے جو محسوس پیرہن میں ترے
ہے یاسمن میں وہ خوشبو، نہ وہ گلاب میں ہے
ہیں جس سے عارضِ تاباں ترے درخشندہ
وہ نور مہر میں ہے اور نہ ماہتاب میں ہے
خراب و خستہ و پامال ہی سہی محمود
ترا غلام ہے، حاضر تری جناب میں ہے

(ڈاکٹر محمود الحسن ایمن آبادی)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مسلمانوں کی طبّی خدمات

مکرم محترم حکیم نذیر احمد صاحب ساجد پرنسپل طبیہ کالج ربوہ

(۳)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا درحقیقت علم دو ہی ہیں ایک دین کا علم اور دوسرا ابدان کا علم۔ چنانچہ خدا تعالیٰ نے اپنے خاص فضل اور رحم سے ابتداء ہی میں تخم ریزی کے طور پر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ان دونوں علوم کے حصول کی توفیق عطا فرمائی۔ چنانچہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

"میں خیال کرتا ہوں کہ چونکہ میری تعلیم خدا تعالیٰ کے فضل کی ایک ابتدائی تخم ریزی تھی اس لئے اُن استادوں کا پہلا لفظ بھی فضل ہی تھا ... بعض طبابت کی کتابیں میں نے اپنے والد صاحب سے پڑھیں اور وہ فنِ طبابت میں بڑے حاذق طبیب تھے۔"

(بحوالہ حیاتِ طیبہ صفحہ ۱۵ از شیخ عبد القادر صاحب)

پھر حضرت اقدس علیہ السلام کی دعاؤں کے نتیجہ میں آپ کو جو ساتھی ملے اُن کو اللہ تعالیٰ نے جہاں دینی علوم میں ید طولیٰ عطا فرمایا تھا۔ وہاں علم طب میں بھی کمال حاصل تھا اور اُن کی تشخیص و علاج کا زمانہ بھر میں سکہ بیٹھا ہوا تھا۔ چنانچہ حضرت حکیم مولانا نورالدین خلیفۃ المسیح الاول ذات والا صفات کے متعلق شفاء الملک جناب حکیم محمد حسن صاحب قرشی لکھتے ہیں:

"حکیم نورالدین صاحب موصوف دورِ گذشتہ کے اُن تین چار طبیبوں میں سے ہیں جن کا اسم گرامی ہندوستان کے طول و عرض میں غیر معمولی شہرت حاصل کئے ہوئے تھا۔ لکھنؤ میں حکیم عبد العزیز صاحب، دہلی میں حکیم عبد المجید خان صاحب اور پنجاب میں حکیم نورالدین صاحب، یہی تین ایسے طبیب تھے جو دوسرے سب طبیبوں سے ممتاز اور معالجہ میں شہرہ آفاق تھے"

(ریاضِ خاص صفحہ ۲)

لیکن بعض دفعہ ایسا ہوتا کہ حضرت مولانا حکیم نورالدین رضی اللہ عنہ ایک مریض کی زندگی سے مایوس ہو جاتے۔ مریض بظاہر موت کے منہ میں پہنچ چکا ہوتا تھا کہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی توجہاتِ کریمانہ اور دمِ مسیحائی سے ایک معجزہ رونما ہوتا اور وہ مریض موت کے منہ بلکہ قبر سے واپس آجاتا اس کی بہت سی مثالیں پیش کی جا سکتی ہیں لیکن یہاں صرف ایک مثال حضرت بھائی عبد الرحمان صاحب قادیانی کی پیش کرتا ہوں وہ اپنے حالاتِ زندگی میں اپنی علالت کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

"میں بیمار ہو گیا اور باوجود باقاعدہ علاج معالجہ کے جو حکیم الامت جیسے حاذق اور بے نظیر ہمدردِ خلائق، شاہی طبیب پوری توجہ اور باقاعدگی سے کرتے رہے بیماری گھٹتے بڑھتے اتنی بڑھ گئی کہ تپ دق بن گئی اور پہلا درجہ طے کر کے دوسرے بلکہ تیسرے درجہ تک جا پہنچی۔ اسی پہ بس نہیں نوبت یہاں تک پہنچ گئی کہ حضرت مولانا نورالدین رضی اللہ عنہ جیسا باکمال اور کبھی نہ تھکنے اور نہ مایوس ہونے والا انسان بھی گھبرا گیا ...

جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے حضور بیماری کی اطلاع ہوئی تو آپ نے فرمایا ہمیں پہلے اطلاع کیوں نہیں دی اور ساتھ ہی دوائی تیار کی اور فرمایا آپ فوراً اس دوائی کو شروع کر دیں اور حالات کی اطلاع دیتے رہیں ہم دعا بھی کریں گے۔ اس دوائی سے شاید ایک ہفتہ میں میری طبیعت سنبھلنے لگی"

پھر آپ فرماتے ہیں:

"میرا یہ حال تھا کہ میرا کھانا بھی اور کھانے پینے کے برتن بھی الگ کر دئے تھے ... میں چارپائی سے اٹھ کر رفع حاجت تو درکنار پہلو بدلنے سے بھی عاجز آ چکا تھا اور پل پل اور گھڑی گھڑی کی خبریں منگائی جانے لگیں ... اور میرے انجام کا عام چرچا ہو گیا۔ اور کان کسی خبر کے انتظار رہنے لگے۔ ان حالات میں میرا صحت پا جانا خدا کے فضل اور دستِ قدرت کے بغیر نہ ہو سکتا تھا اور حضور اقدس کی توجہات کریمانہ اور دمِ مسیحائی کا یہ ایسا ہی نتیجہ تھا جیسا کہ حضرت نواب محمد علی خان صاحب رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے عبد الرحیم خان صاحب خالد اور حضرت مولوی شیر علی صاحب رضی اللہ عنہ اور میاں عبد الکریم صاحب حیدر آبادی کی صحت یابی۔ ان سب کی زندگیاں بھی حضور کے انفاسِ قدسیہ اعجاز نما توجہات کی رہین منت تھیں"

(اصحابِ احمد جلد نہم صفحہ ۱۰۳ تا ۱۰۴)

اس میں کسی قسم کی مبالغہ آرائی نہیں بلکہ یہ حقیقت ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی کتب میں طبی علوم کے ایسے ایسے انکشافات فرمائے ہیں کہ عقل دنگ رہ جاتی ہے۔ اور غیر بھی اس بات کا اعتراف کرنے پر مجبور ہو جاتے ہیں کہ قادیان نے ہمیشہ ہی طب کی سرپرستی کی ہے۔ چنانچہ یہاں حکیم نیر واسطی ممبر پاکستان طبی بورڈ کا ایک خط جو آپ نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی خدمت میں لکھوایا تھا اور وہ تاریخ احمدیت میں محفوظ ہو چکا ہے۔ اس کا ایک حصہ پیش کیا جاتا ہے آپ تحریر فرماتے ہیں:

مکرم جناب تسلیم و نیاز

مجھ سے زیادہ جناب پر حقیقت روشن ہے کہ کسی قوم کی تاریخ اُسی وقت زندہ رہ سکتی ہے جب کہ اس کے علوم و فنون کا تحفظ کیا جائے۔ مسلمان اگر زندہ رہنا چاہتے ہیں تو یقیناً انہیں اپنے علوم و فنون کی جانب اعتنا کرنا پڑے گا۔ انہیں اپنے علم کلام، علم معانی، منطق فلسفہ اور اس ضمن میں اپنے علم طب پر خصوصی توجہ مبذول کرنی ہو گی۔

قادیان نے ہمیشہ ہی طب کی سرپرستی کی ہے۔ خود مرزا صاحب ایک بڑے فاضل بزرگ اور حاذق طبیب تھے۔ حکیم نورالدین صاحب بھیروی کا رتبہ اطبائے کاملین کی صف اول میں خصوصاً بہت بلند ہے۔ ان کے تجربات، نسخوں اور ان نسخوں کی ترکیبوں کو دیکھ کر جالینوس اور شیخ کے عہد کی تصویر آنکھوں کے سامنے پھر جاتی ہے۔ ان حقائق کو سامنے رکھتے ہوئے آپ کی ذات گرامی سے درخواست کرتے ہیں کہ آپ اس فن عزیز کی سرپرستی کے لئے اب عملی قدم اٹھائیں۔ لکھنا بہت کچھ تھا لیکن سردست ان چند سطور پر اکتفا کیا گیا۔"

(تاریخ احمدیت جلد ہفتم صفحہ ۱۳۱-۱۳۲)

(سردار خان بحکم حکیم محمد نیر واسطی)

اس خط کے جواب میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے جو خط بھجوایا وہ یہ ہے۔

"آپ کا خط ملا۔ حسب توفیق اللہ تعالیٰ کے فضل سے سب ہی کاموں کی طرف توجہ کا ارادہ رکھتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ ارادوں کو پورا کرنے والا ہے۔ سب کام روپیہ چاہتے ہیں اور روپیہ ان ابتدائی ضرورتوں کو بھی جن کے لئے سلسلہ کا قیام ہے بمشکل پورا ہوتا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو طب کا خاص خیال تھا مجھے جو علم علاوہ قرآن کریم اور حدیث کے حکماء سے پڑھوایا وہ طب تھا فرماتے تھے طب ہمارا خاندانی شغل ہے چنانچہ دو تین ابتدائی کتب حضرت مولوی نورالدین صاحب سے طب کی میں نے پڑھیں۔ پھر دوسرے کاموں میں لگ گیا۔ ارادہ ہے کہ اپنے ایک بچہ کو علم طب کے ایسے اصول پر پڑھواؤں کہ طب قدیم کا صحیح حصہ قائم رکھا جائے آپ کی رائے کا معلوم کرنا موجب خوشی ہو گا۔"

چنانچہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کے دورِ خلافت سے جماعت کے ہر تیار ہونے والے مبلغ کا جامعہ میں طب کا پڑھنا لازمی قرار دیا گیا۔

(باقی آئندہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فرانکفرٹ میں جلسہ یوم مسیح موعود علیہ السلام

(مکرم مولوی فضل الٰہی صاحب انوری امام مسجد نور فرانکفورٹ (مغربی جرمنی)

مورخہ ۲۳ امان (مارچ) ۱۳۵۴ ہش کو شام چار بجے مسجد نور فرانکفورٹ میں جلسہ یوم مسیح موعود علیہ السلام کا انعقاد ہوا۔ جماعت احمدیہ فرانکفورٹ کے چاروں حلقوں کے احباب کے علاوہ بعض دیگر احباب بھی اس بابرکت جلسہ میں شامل ہوئے۔ تلاوت قرآن کریم اور نظم کے بعد خاکسار نے حاضرین کے سامنے اس جلسہ کے انعقاد کی غرض و غایت بیان کی اور انہیں بتایا کہ آج کی یہ بابرکت تقریب اُس دن کی یاد میں منائی جا رہی ہے۔ جب کہ زمانہ کے مامور سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے آج سے ۸۶ سال قبل لدھیانہ کے مقام پر ۲۳ امان ۱۲۶۸ ہش ۱۸۸۹ء کو پہلی بیعت لی تھی اور اس طرح باقاعدہ طور پر جماعت احمدیہ کے قیام کی بنیاد رکھی تھی۔ اس مختصر افتتاحی تقریر کے بعد مکرم رد ے شہادت علی صاحب نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے عشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے چند واقعات سنائے اور بتایا کہ حضرت مسیح موعود کو اپنے آقا و مطاع کے ساتھ کس قدر محبت تھی۔ بعد ازاں نصیر احمد صاحب نے تقریر کی اور حاضرین کو بتایا کہ اٹھارویں صدی کے آخر میں جب کہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام مبعوث ہوئے ہر طرف ضلالت اور گمراہی کا دور دورہ تھا اور یہ حالت ایک ہادی، مصلح اور مسیح موعود کا تقاضا کرتی تھی چنانچہ ان حالات میں خدا تعالیٰ نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو دنیا کی ہدایت اور راہنمائی کے لئے مبعوث فرمایا۔

مبشر احمد صاحب باجوہ نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا شیریں کلام پڑھ کر سنایا۔ اسکے بعد مکرم حمید علی صاحب ظفر مبلغ سلسلہ احمدیہ نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کی غرض بیان کی اور اس دن کی مناسبت سے شرائط بیعت کا ذکر کیا اور حاضرین کو توجہ دلائی کہ وہ ان پر کاربند ہونے کی کوشش کریں ہر سال یہ دن ہمیں اپنے فرائض اور ذمہ داریاں یاد دلاتا ہے جو بحیثیت احمدی ہونے کے ہم پر عائد ہوتی ہیں ان فرائض اور ذمہ داریوں کو بجا لانے پر ہی ہمیں وہ فتح اور نصرت ملے گی جس کا ہمیں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ وعدہ دیا گیا ہے

ازاں بعد مکرم ناز احمد صاحب ظاہر نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی امرتسر میں عیسائی مناد ڈاکٹر ڈوئی اور آریہ لیڈر پنڈت لیکھرام پشاوری کے متعلق پیشگوئیوں پر تقریر کی اور بتایا کہ کس طرح یہ دونوں دشمنان اسلام حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مقابل پر آکر اپنے کیفر کردار کو پہنچے۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئیوں کے مطابق ان کی ہلاکت بانیٔ جماعت احمدیہ کی صداقت کی ایک زبردست دلیل ہے

اس کے بعد خاکسار نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مخالفین کو چیلنج کے موضوع پر تقریر کی اور حاضرین کو بتایا کہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اسلام کے زندہ اور سچا مذہب ہونے کے متعلق جو دلائل اور براہین دئے آج تک کوئی دشمن اسلام ان کو توڑ نہیں سکا عیسائی دنیا کو چیلنج کا ذکر کرتے ہوئے خاکسار نے بتایا کہ ابطال الوہیت مسیح کے سلسلہ میں آپ نے جو دلائل دئے ہیں عیسائی پادریوں نے ان کے مقابل پر دلائل تو کیا پیش کرنے تھے وہ تو اس موضوع پر گفتگو کرنے کو بھی تیار نہیں ہوتے ایک عیسائی پادری جان الیگزینڈر ڈوئی جب وہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مقابل پر آیا تو اس کو سوائے رسوائی کے کچھ بھی نصیب نہ ہوا۔

اہل اسلام پر اتمام حجت کے لئے بھی آپ نے مختلف چیلنج دئے۔ چونکہ اس وقت بعض علماء کا یہ اعتراض تھا کہ نعوذ باللہ آپ کو عربی نہیں آتی۔ اس پر آپ نے اس الزام دینے والوں میں پیش پیش گولڑہ کے ایک عالم اور گدی نشین پیر مہر علی شاہ کو مقابل پر عربی زبان میں سورہ فاتحہ کی تفسیر لکھنے کا چیلنج دیا اور خود اعجاز المسیح کے نام سے عربی زبان میں ایک لطیف تفسیر شائع فرما دی۔ چنانچہ پیر علی شاہ آف گولڑہ کو اور نہ عرب و عجم کے کسی بڑے سے بڑے عالم و فاضل کو اس کتاب کے مقابل پر فصیح عربی میں جواب لکھنے کی توفیق ملی۔

آخر میں دعا پر اس جلسہ کی کارروائی ختم ہوئی۔ چونکہ یہ دن "یوم جمہوریہ پاکستان" ہونے کی وجہ سے اہالیان پاکستان کے لئے ایک خصوصیت کا حامل ہے اس لئے دعا میں پاکستان کی سلامتی اور بقا کے لئے بھی دعائیں کی گئیں

یوم سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کی مبارک تقریب پر

جماعت احمدیہ کے عظیم الشان جلسے

نظارت اصلاح و ارشاد کی زیر ہدایت پاکستان کے طول و عرض میں احمدی جماعتوں نے بڑے اہتمام کے ساتھ یوم سیرت النبی کے موقع پر اپنے ہاں جلسے منعقد کئے جن میں حضرت خاتم الانبیاء سرور کونین محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت مبارکہ کے مختلف پہلوؤں پر بڑے شرح و بسط سے روشنی ڈالی گئی۔ اور آپ کے اسوۂ حسنہ کی پیروی کی احباب جماعت کو توجہ دلائی گئی بوجہ عدم گنجائش ساری رپورٹیں الفضل میں شائع نہیں ہو سکتیں۔ صرف ان مقامات کے نام درج کئے جاتے ہیں۔ جہاں جہاں سے رپورٹیں موصول ہو چکی ہیں۔

احمد نگر ضلع جھنگ۔ آنبہ ضلع شیخوپورہ۔ بشیر آباد فارم (سندھ)۔ جڑانوالہ جہلم شہر۔ حبیب آباد (سندھ) چک نمبر ۲ ضلع نصر پاد کر (سندھ) چک نمبر ۳۳ جنوبی ضلع سرگودھا چک ۵۶۳ ج ب ضلع لائلپور۔ چنیوٹ۔ چوہڑکانہ منڈی۔ خوشاب۔ دستگیر کالونی کراچی دوالمیال ضلع جہلم۔ ڈیرہ اسمٰعیل خاں۔ ڈیرہ غازیخاں راولپنڈی۔ دکھ ہور جھنگی ضلع ڈیرہ غازیخاں۔ ساہیوال۔ سکھر (سندھ) سیالکوٹ شہر۔ شادیوال ضلع گجرات کرونڈی ضلع خیرپور۔ کھڑیانوالہ ضلع لائلپور۔ کوٹ کریم نگر فارم (سندھ) گجرات شہر گگو منڈی ضلع ساہیوال۔ گوٹھ چوہدری غلام محمد (سندھ) گوٹھ سردار محمد (سندھ) گوجرانوالہ گولیکی ضلع گجرات۔ لدھیانوالہ ضلع لائلپور۔ لاہور۔ مجلس خدام الاحمدیہ فیکٹری ایریا شاہدرہ۔ مظفر گڑھ شہر۔ میانی ضلع سرگودھا

ضلع جھنگ اور کراچی کے انصار متوجہ ہوں

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ایک خطبہ جمعہ میں ارشاد فرمایا تھا۔

۱۔ کراچی کی جماعت کے بچوں کو قرآن کریم ناظرہ پڑھانے کا کام میں مجلس انصار اللہ کے سپرد کرتا ہوں"

۲۔ ضلع جھنگ میں جو جماعتیں ہیں ان کے بچوں کو قرآن کریم ناظرہ پڑھانے کا کام مجلس انصار اللہ کے سپرد کیا جاتا ہے"

حضور کے مندرجہ بالا ارشادات میں جو خدمت انصار اللہ کے سپرد کی ہے اس کا پورا کرنا ہمارا فرض ہے تمام زعماء زعماء اعلیٰ سے گذارش ہے کہ وہ اس طرف پوری توجہ فرمائیں۔ ناظرہ قرآن کریم پڑھانے کے علاوہ ترجمہ سکھانے کی ذمہ داری ہر رکن انصار اللہ پر ہے اپنی مساعی کا جائزہ لیں اور نتائج سے مرکز کو مطلع کریں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنی ذمہ داری ادا کرنے کی توفیق عطا کرے۔

(قائد تعلیم)

بقیہ صفحہ ۳

پھر حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے بابرکت عہد خلافت میں حکومت نے طب یونانی کی طرف توجہ دی اور بعض نہایت حوصلہ افزا عملی اقدام بھی کئے۔ مثلاً اطباء کی رجسٹریشن۔ طبی بورڈ کا قیام اور پاکستان میں طبی درسگاہوں کا قیام چنانچہ طبیہ کالج ربوہ بھی حضور کے بابرکت عہد خلافت میں آپ کی منشاء اور منظوری سے ۱۹۶۸ء میں قائم ہوا اور اس کالج کا شمار پاکستان کے چوٹی کے کالجوں میں ہوتا ہے۔ الحمد للہ علی ذالک

اس وقت بھی ممبران پاکستان طبی بورڈ کی نظریں ربوہ کی طرف لگی ہوئی ہیں اور وہ اس یقین سے پُر ہیں کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کا بابرکت وجود ہی طب کی ترقی اور سرپرستی کا موجب ہو سکتا ہے اور کچھ بعید نہیں کہ اللہ تعالیٰ حضور پُرنور کے بابرکت عہد خلافت میں حضور کی دعاؤں اور توجہ کے نتیجہ میں ربوہ کو دنیائے طب کا مرکز اور سرپرست بنا دے۔

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی اور تزکیۂ نفوس کرتی ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

ضروری نوٹ:- مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز صدر انجمن احمدیہ کی منظوری سے قبل صرف اسلئے شائع کی جارہی ہیں تاکہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

۲- ان وصایا کو جو نمبر دیئے جارہے ہیں وہ ہرگز وصیت نمبر نہیں ہیں بلکہ یہ مسل نمبر ہیں وصیت نمبر صدر انجمن احمدیہ کی منظوری حاصل ہونے پر دیئے جائیں گے۔

۳- وصیت کنندگان۔ سیکرٹری صاحبان مال اور سیکرٹری صاحبان وصایا اس بات کو نوٹ فرمالیں۔ (سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ)

مسل نمبر ۲۱۹۹۳

میں عبدالخالق ولد چوہدری دین محمد صاحب قوم کمبوہ پیشہ پنشنر عمر ۶۴ سال بیعت اندازاً ۱۹۲۸ء ساکن شیخوپورہ شہر بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ ۹ آج بتاریخ ۴/۷۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

۱- زرعی اراضی مشترکہ ۲۳ کنال کا ۱/۲ حصہ (گیارہ کنال) قیمت -/۱۵۰۰ روپے۔

۲- ایک کمرہ پختہ ۱۰×۱۰ ۱/۲ چوبوسے مکان واقع مسلم گنج شیخوپورہ کا ایک حصہ ہے قیمت مع زمین اندازاً -/۴۰۰۰ روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اس وقت مجھے مبلغ -/۱۸۶ روپے ماہوار آمد بصورت پنشن ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد چوہدری عبدالخالق پنشنر از شعبہ آبپاشی مسلم گنج شیخوپورہ۔ گواہ شد محمد اسحٰق صوفی مربی جماعت ضلع شیخوپورہ۔ گواہ شد حکیم مرغوب اللہ صدر موصیان جماعت شیخوپورہ۔

مسل نمبر ۲۱۹۹۴

میں مبارکہ بیگم زوجہ چوہدری عبدالغفور صاحب قوم جٹ پیشہ خانہ داری عمر ۳۲ سال پیدائشی احمدی ساکن راجن پور ضلع ڈیرہ غازیخان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲/۳/۷۵ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

۱- نقد مبلغ -/۱۰۰۰ (زیورات تھے خاوند نے فروخت کر دیئے)

۲- حق مہر بذمہ خاوند -/۶۰۰ روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ مبارکہ بیگم زوجہ چوہدری عبدالغفور صاحب راجن پور ضلع ڈیرہ غازیخان۔ گواہ شد چوہدری غلام نبی وصیت نمبر ۳۲۵۷ راجن پور۔ گواہ شد میاں اقبال احمد ایڈووکیٹ موصی نمبر ۱۹۹۳۰ راجن پور۔

مسل نمبر ۲۱۹۹۵

میں مختاراں بیگم زوجہ جمال دین صاحب قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر ۴۸ سال۔ پیدائشی احمدی ساکن راہوالی ضلع گوجرانوالہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۱/۴/۷۵ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

حق مہر بذمہ خاوند -/۴۰۰ روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائیگی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ مختاراں بیگم زوجہ جمال دین صاحب معرفت میر اللہ بخش تسنیم صاحب راہوالی ضلع گوجرانوالہ۔ گواہ شد میر اللہ بخش تسنیم ولد میر محمد خان صدر جماعت راہوالی۔ گواہ شد مبشر احمد ولد بشیر احمد فیکٹری ایریا لائلپور۔

مسل نمبر ۲۱۹۹۶

میں فاطمہ بی بی زوجہ میاں عبدالغفور صاحب قوم کشمیری پیشہ خانہ داری عمر ۶۰ سال پیدائشی احمدی ساکن ڈیریانوالہ ضلع سیالکوٹ۔ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۲۹/۱/۷۵ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

ڈنڈیاں طلائی وزنی ایک تولہ۔

حق مہر -/۳۲ روپے تھا جو وصول ہو کر خرچ ہو چکا ہے۔ خاوند بیمار اور ضعیف ہے گزارہ لڑکے کی آمد پر ہے۔

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائیگی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ فاطمہ بی بی زوجہ عبدالغفور صاحب بمقام ڈیریانوالہ پ۔او خاص تحصیل نارووال ضلع سیالکوٹ۔ گواہ شد محمود احمد ولد عبدالغفور صاحب ڈیریانوالہ۔ گواہ شد ماسٹر عبدالحمید خان سیکرٹری مال جماعت ڈیریانوالہ۔

مسل نمبر ۲۱۹۹۷

میں احمد علی ولد چوہدری جان محمد صاحب قوم جٹ پیشہ زراعت عمر ۷۰ سال پیدائشی احمدی ساکن نصرت آباد ضلع تھرپارکر بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۱/۴/۷۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

نقد -/۱۰۰۰۰ روپیہ (دس ہزار روپیہ صرف)

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اسکے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائیگی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔

اس وقت مجھے مبلغ -/۴۰۰۰ روپے سالانہ آمد بصورت زراعت ہے میں تازیست اپنی سالانہ آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہونگا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد چوہدری احمد علی ابن چوہدری جان محمد نصرت آباد ڈاکخانہ تعلقہ سمبرو ضلع تھرپارکر۔ گواہ شد محمود احمد پسر موصی۔ گواہ شد سعید احمد ولد چوہدری نصیر احمد صاحب گوٹھ چوہدری فیض احمد ضلع تھرپارکر۔

مسل نمبر ۲۱۹۹۸

میں روڑی بیوہ علی محمد صاحب مرحوم۔ قوم ڈھلوں پیشہ خانہ داری عمر ۶۰ سال بیعت قریباً ۱۹۴۲ء ساکن بدوملہی ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۴/۲/۷۵ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

۱- حق مہر وصول شدہ -/۳۲

۲- نقد -/۳۶ روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اسکے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائیگی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اس وقت مجھے مبلغ -/۱۰ روپے ماہوار آمد بصورت محنت مزدوری ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہونگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ روڑی معرفت فضل احمد شاکر بدوملہی ضلع سیالکوٹ۔ گواہ شد نسیم احمد باجوہ مربی سلسلہ مقیم بدوملہی۔ گواہ شد فضل احمد شاکر ولد مولوی غلام حیدر صاحب بدوملہی ضلع سیالکوٹ۔

مسل نمبر ۲۱۹۹۹

میں اختر حسین ولد چوہدری نیک محمد صاحب قوم گوجر پیشہ ڈاکٹری عمر ۲۶ سال پیدائشی احمدی ساکن کھریا ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۲۶/۲/۷۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اسوقت -/۲۰۰ روپیہ ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائیگی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

العبد اختر حسین c/o فضل کریم محمد رمضان کمیشن ایجنٹ غلہ منڈی کنری پاک ضلع تھرپارکر سندھ۔ گواہ شد محمد اشرف ناصر شاہد مربی سلسلہ احمدیہ تھرپارکر۔ گواہ شد محمد اقبال قائد مجلس خدام الاحمدیہ پھیرو چیچی ضلع تھرپارکر سندھ۔

ضروری تصحیح

گزشتہ ہفتہ الفضل میں جو وصایا شائع ہوئی ہیں ان میں سہو کتابت کی وجہ سے بعض غلطیاں ہیں:-

۱- ۱۷ اپریل کے الفضل میں موصی نواب الدین صاحب ولد فضل دین صاحب کا مسل نمبر شائع نہیں ہوا۔ ان کا مسل نمبر ۲۱۹۸۲ ہے۔

۲- ۱۸ اپریل کی اشاعت میں مسل نمبر ۲۱۹۹۱ میں موصی کا نام علیم الدین شائع ہوگیا ہے جو غلط ہے صحیح نام علم الدین ہے۔

احباب تصحیح فرمالیں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز

ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

احمدی مبلّغین کی طرف سے کینیا کے جنوبی صوبے کا دورہ

ایک نئی احمدیہ مسجد کا افتتاح۔ علاقہ کی احمدی جماعتوں اور معلّمین کے تربیتی اجلاس

احمدیہ مسلم مشن کینیا (مشرقی افریقہ) کے انچارج مکرم مولوی عبدالکریم صاحب شرما اپنی ایک رپورٹ میں جو حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں موصول ہوئی ہے تحریر فرماتے ہیں:۔

۴ مارچ کو مکرم مرزا لطف الرحمن صاحب کی معیت میں کینیا کے جنوبی صوبہ کا دورہ کیا کسموں کے مبلغ مکرم عبدالحفیظ کھوکھر صاحب بھی ساتھ تھے ہم علاقہ کی چھ جماعتوں میں گئے خدا تعالیٰ کے فضل سے ہر جگہ ہماری مساجد موجود ہیں۔ احباب جماعت سے تعارف حاصل ہوا۔ ۵ مارچ بروز جمعہ SHIVINGA کے مقام پر نئی مسجد کا افتتاح ہوا۔ علاقہ کے احمدی اس تقریب پر جمع تھے۔ نماز جمعہ خاکسار نے پڑھائی۔ بعد میں علاقہ کی جماعتوں کا اجلاس ہوا علاقہ کے معلّمین کی میٹنگ بھی کی گئی اور انہیں ہدایات دی گئیں۔ واپسی پر ایلڈوریٹ۔ نکورو۔ میرو اور اسیولو گئے۔ ان مقامات میں ایک ایک دو دو پاکستانی احمدیوں کے گھرانے ہیں ان سے ملاقات کی۔

احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے ہم سب کو خدمت کی بہتر رنگ میں توفیق عطا فرمائے۔ خاکسار عبدالکریم شرما

حقیقی اور کامل نجات کی راہیں

حضرت مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:۔

"حقیقی اور کامل نجات کی راہیں قرآن نے کھولیں اور باقی سب اس کے ظِل تھے سو تم قرآن کو تدبّر سے پڑھو اور اس سے بہت ہی پیار کرو ایسا پیار کہ تم نے کسی سے نہ کیا ہو کیونکہ جیسا کہ خدا نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا اَلْخَیْرُ کُلُّہٗ فِی الْقُرْاٰنِ کہ تمام قسم کی بھلائیاں قرآن میں ہیں۔ یہی بات سچ ہے۔ افسوس اُن لوگوں پر جو کسی اور چیز کو اس پر مقدم رکھتے ہیں" (کشتی نوح)

قرآن مجید کو پڑھنا اور پڑھانا از روئے حدیث نبوی بہترین کام ہے اور اس کام کا کرنیوالا بہترین انسان ہے۔ تحریک وقف عارضی میں شمولیت کے نتیجہ میں آپ کو ان ہر دو نیک کاموں کی توفیق ملے گی۔ پس تحریک وقف عارضی میں شمولیت فرمائیں۔

(ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد (تعلیم القرآن))

چوکیدار کی ضرورت

جامعہ احمدیہ کے ناصر ہوسٹل کے لئے ایک مستعد اور ہوشیار چوکیدار کی ضرورت ہے۔ ریٹائرڈ فوجی کو ترجیح دی جائے گی۔ الاؤنس حسب قواعد تحریک جدید دیا جائے گا۔ رہائش کی سہولت حاصل ہوگی۔ مقامی امیر یا پریذیڈنٹ کی سفارش کے ساتھ اپنی درخواستیں ۲۸ اپریل ۱۹۷۵ء تک خاکسار کے نام بھجوائیں۔ ۳۰ اپریل کو ۸ بجے انٹرویو ہوگا۔ (پرنسپل جامعہ احمدیہ ربوہ)

صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ

دوسرا مرحلہ شروع ہو چکا ہے

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے غلبۂ اسلام اور قرآن عظیم کی اشاعت کے لئے جب صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ کی تحریک فرمائی تو مخلصین جماعت نے اپنی شاندار روایات کو برقرار رکھتے ہوئے قربانی کا اعلیٰ نمونہ پیش کیا اور اس فنڈ میں فراخدلی سے وعدے لکھوائے۔ وصولیوں کا پہلا مرحلہ ختم ہو کر اب دوسرا مرحلہ شروع ہو چکا ہے۔ پہلے سال کا ۱/۵ [illegible] وصول ہو جانا چاہئے تھا لیکن اس میں ابھی کمی ہے۔

تمام امراء، صدر صاحبان اور عہدیداران سے درخواست ہے کہ وہ پہلے سال کی کمی کو پورا کرتے ہوئے دوسرے سال کی وصولیاں بھی کریں۔ جزاکم اللہ خیراً۔

(سیکرٹری صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ)

مکرم سید منظور احمد شاہ صاحب درویش قادیان وفات پا گئے

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

محترم امیر صاحب جماعت احمدیہ قادیان نے اطلاع دی ہے کہ مکرم سید منظور احمد شاہ صاحب درویش معلّم مدرسہ احمدیہ ۷ اپریل ۱۹۷۵ء کو وفات پا گئے ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ چند دن قبل کلہاڑی لگنے سے مرحوم کے پاؤں پر زخم آگیا تھا مگر انہوں نے اسے کوئی اہمیت نہ دی اور معمولی پٹی کرواتے رہے۔ جب عہدہ داران کو علم ہوا تو انہوں نے فوری طور پر انہیں امرتسر ہسپتال میں داخل کروا دیا۔ ان کی دیکھ بھال کے لئے ان کے ساتھ علاوہ ان کی اہلیہ، بچی اور بچے کے دو درویش بھی بھجوائے گئے۔ وہاں تین چار روز بڑی توجہ سے علاج ہوتا رہا مگر ان کا وقتِ مقدر آپہنچا تھا، ۷ اپریل ۱۹۷۵ء کو اپنے آقائے حقیقی کے حضور حاضر ہو گئے۔ ان کی نعش قادیان لائی گئی اور اسی رات بہشتی مقبرہ میں سپرد خاک کر دی گئی۔

مکرم سید منظور احمد شاہ صاحب مرحوم محترم سید فضل محمد شاہ صاحب مرحوم کے بیٹے اور محترم ماسٹر سید طفیل محمد شاہ صاحب مرحوم (مؤلف رہنمائے تبلیغ) کے بھتیجے تھے اور بھینی بانگر نزد قادیان میں رہائش رکھتے تھے تقسیم ملک کے وقت مستقل طور پر قادیان آ گئے۔ ابتداءً بطور دیہاتی معلّم اور اس کے بعد مدرسہ احمدیہ میں بطور ٹیچر کام کرتے رہے ہیں۔

درویشی کا ابتدائی پُر خطر اور پُرآشوب زمانہ نہایت صبر و تحمل سے گزارا اور انشراح صدر اور خوشدلی سے مفوضہ کام سرانجام دیتے رہے ہیں۔ درویشی کے زمانہ میں ہی ان کی شادی محترم محمد فہیم اللہ صاحب آف بھوپال کی بیٹی رشیدہ بیگم صاحبہ سے ہوئی۔

مدرسہ کے مفوضہ فرائض کے علاوہ زائد وقت میں محنت مشقت کا کام کرنے میں بھی کوئی عار نہ سمجھتے تھے اور نہ ہی کبھی زبان پر کوئی شکوہ شکایت لاتے تھے۔ خاموش طبع اور نیک پابند صوم و صلوٰۃ درویش تھے۔ انہوں نے ایک لڑکی اور سات لڑکے اپنی یادگار چھوڑے ہیں۔

بزرگانِ کرام اور احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کے درجات بلند فرمائے اور ان کی اہلیہ اور خوردسال بچوں کا خود کفیل ہو۔

(ناظر خدمتِ درویشاں)

اعلان نکاح

بتاریخ ۱۸/۴/۷۵ بروز جمعہ عزیزم عبدالعلیم خان کا نکاح ہمراہ عزیزہ شاہدہ خالد بنت مکرم خالد محمود صاحب بھٹی لائلپور بعوض پانچ ہزار روپیہ حق مہر مکرم مولانا محمد اسمٰعیل صاحب دیالگڑھی نے جامعہ احمدیہ مسجد لائلپور میں پڑھا۔

احباب دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ جانبین کے لئے خیر و برکت کا موجب بنائے۔ آمین

(عبدالرشید خان والد عبدالمجید خان صاحب آف ویرووال۔ دارالنصر غربی ربوہ)

درخواستِ دعا

الحمدللہ کہ میری پتھریاں گردہ سے بلا اپریشن دوا سے خارج ہو گئی ہیں۔ جو احباب دعا فرماتے رہے ہیں ان کا شکر گزار ہوں۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء۔ اب غدود کی تکلیف باقی ہے احباب دعا فرماتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اس تکلیف سے بھی نجات بخشے۔

(میاں) عبدالسمیع۔ کوٹھی دارالحمد۔ محسن آئل ملز۔ نیو کٹری ایریا۔ لائلپور

ھُوَالشَّافِی

خطرناک مرض بواسیر

پائلز کیور (PILES CURE) کے صرف ایک کورس سے ختم۔ قیمت ۱۰/- روپے۔

نمونہ کی خوراک مفت

کیوریٹو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ لاہور کراچی

تقسیم کنندہ:۔ ڈاکٹر احمد ہومیو اینڈ کمپنی گولبازار ربوہ

فون ۶۰۶/۶۰۷